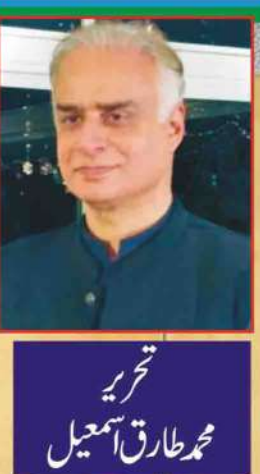


پنجاب کونسل آف دی آرٹس ساہیوال ڈویژن



مجید امجد شخصیت اور فن



تحریر
محمد طارق اسماعیل



مجید امجد تنہائی سے کائنات تک پھیلی ہوئی شاعری

آرٹس کونسل ساہیوال میں شاعر ساہیوال کی شخصیت، فکر اور فن پر یادگار ادبی نشست



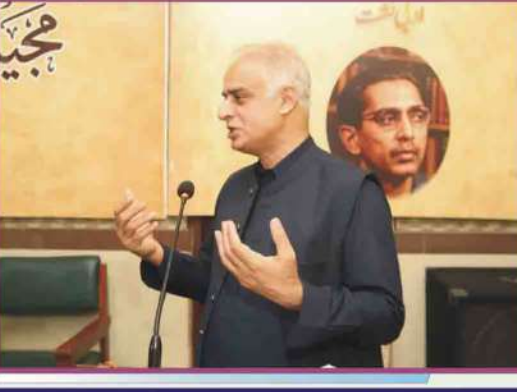
انشاء
خاص



سوالات کے ساتھ دوبارہ پڑھ سکتا ہے۔
 وادھ سجاد نے مجید امجد کی شخصیت اور شاعری کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کرتے ہوئے ان کے منفرد شعری اسلوب، نگری گہرائی اور اظہار کی عذرت کو اجاگر کیا۔ ان کی گفتگو میں مجید امجد کے اس شعری مزاج کی جھلک نمایاں تھی جو معمولی نظر آنے والے مناظر میں بھی غیر معمولی معنویت تلاش کرتا ہے۔
 مجید امجد: ایک شخص سے بڑھ کر ایک شعری حوالہ



دیکھتے ہیں، انا تھی اپنے اندر اترتے ہیں۔ اسی لیے ان کی شاعری میں غارتی منظر اور داخلی کیفیت ایک دوسرے سے جدا نہیں رہتے۔
 "توسیع شہر" ترقی کے سچ فطرت کا سوال مجید امجد کی شاعری کا ایک اہم امتیاز ہے۔ انہوں نے اپنے عہد کے ان سوالات کو بھی محسوس کیا جو بعد کے زمانوں میں زیادہ شدت کے ساتھ ہمارے سامنے آئے۔ ان کی نظم "توسیع شہر" اسی حوالے سے ایک غیر معمولی شعری دستاویز محسوس ہوتی ہے۔
 ڈاکٹر ریاض ہمانی نے مجید امجد کے اسی آفاقی شعری پیغام کو اپنی گفتگو کا موضوع بناتے



مجید امجد: تنہائی سے کائنات تک پھیلی ہوئی شاعری

مجید امجد: ایک شہر، ایک تنہائی اور ایک پوری کائنات

شاعر ساہیوال کی شخصیت، فکر اور فن پر یادگار ادبی نشست



لیے ایک دوسرے شاعر کی زبان استعمال ہوتی ہے تو آج کے جہوم میں بدھتی ہوئی تنہائی بھی اور یوں مجید امجد کی شاعری پر ہونے والی گفتگو خود شاعری کی صورت اختیار کر گئی۔
 جب مجید امجد کی نظم محفل میں گونجی ادبی نشست میں مرحلی نے مجید امجد کی نظم "توسیع شہر" کی نظم کی پیشکش کی۔
 محفل کے فکری مباحث کو ایک صوتی اور

اپنے عہد سے اتنا آگے کیسے دیکھ لیتا ہے؟ شاید اس کا جواب ان کی حسیات میں پوشیدہ ہے۔ وہ انسان کے دکھ کو محسوس ایک واقعہ نہیں سمجھتے بلکہ اسے تہذیب، معاشرے اور وقت کے وسیع تناظر میں دیکھتے ہیں۔ ان کے ہاں گزرتا ہوا وقت صرف گھڑی کی سوئیوں کی حرکت نہیں بلکہ انسانی وجود کے بدلنے ہوئے معنوں کی داستان ہے۔
 ان کی شاعری میں ایک طرف فرد کی تنہائی ہے تو دوسری طرف جہوم میں گہوتا ہوا انسان۔ ایک طرف شہر کی وسعت ہے تو دوسری طرف سکوتی ہوئی فطرت۔ ایک طرف ترقی کا خواب ہے تو دوسری طرف اس خواب کی قیمت کا سوال۔ یہی تضادات مجید امجد کو محسوس ایک شاعر بن رہے ہیں بلکہ انہیں ایک فکری ایک نظم، جس میں کئی عنوانات سمٹ آئے

کا حصہ ہے۔
 یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری کو محسوس رومانوی یا جمالیاتی سطح پر بڑھانا شاید ان کے فکری کیوں کو محدود کر دیتا ہے۔ ان کے ہاں فطرت کے حسن کے ساتھ اس کے تحفظ کا احساس بھی ہے، انسان کے دکھ کے ساتھ اس کے سماجی خدمات، نئے موضوعات اور نئے فکری زاویے اور فن پر یادگار ادبی نشست

ایک ایسا شاعر جس نے شہر کے پھیلاؤ میں درختوں کا دکھ، تنہائی میں انسان کا کرب اور فطرت میں زندگی کا آفاقی حسن تلاش کیا شاعری اگر محسوس نظموں کی ترتیب نہیں بلکہ اپنے عہد کے باطن کو بڑھنے کا نام ہے تو مجید امجد اس فن کے ان شاعروں میں شمار ہوتے ہیں



نظم کو نئی فکری وسعت دینے والا شاعر

مجید امجد: ایک شخص سے بڑھ کر ایک شعری حوالہ

ایک نظم، جس میں کئی عنوانات سمٹ آئے

جنہوں نے اپنے زمانے کو صرف دیکھا نہیں، اسے اندر تک محسوس کیا۔ انہوں نے شہر کی گلیوں، درختوں، موسموں، انسانوں، رشتوں، محرومیوں، وقت کے گزرنے اور تنہائی کے طویل سائے میں زندگی کے ایسے معنی تلاش کیے جو ایک عہد کی حدود سے نکل کر انسانی تجربے کا حصہ بن گئے۔
 مجید امجد کو یاد کرنا دراصل ایک ایسے شاعر کے ساتھ پورا معاشرہ، پورا شہر اور پوری انسانی زندگی سانس لیتی محسوس ہوتی ہے۔
 مکالمہ کرتا ہے جس کی شاعری میں انسان اور ڈاکٹر کشمیر آرٹس کونسل ساہیوال محمد طارق کائنات کے درمیان ایک خاموش مگر گہرا رشتہ اسامیل نے اسی داخلی پہلو کو اپنی گفتگو کا مرکز موجود ہے۔ یہی احساس پنجاب کونسل آف بنایا۔ انہوں نے مجید امجد کی شاعری میں دی آرٹس ساہیوال ڈویژن کے زیر اہتمام تنہائی کے احساس کو اجاگر کرتے ہوئے کہا

پس منظر کا شعور بھی۔
 نظم کو نئی فکری وسعت دینے والا شاعر پروفسر سید ریاض حسین زیدی نے مجید امجد کے فنی سطر اور ادبی خدمات پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے زندگی، انسان، فطرت اور معاشرتی رویوں کو منفرد شعری بصیرت کے ساتھ پیش کیا۔ ان کی شاعری اپنے عہد کے مسائل کی عکاسی کے ساتھ انسانی احساسات کی گہری ترجمانی بھی کرتی ہے۔

کائنات کا شعور بھی۔
 نظم کو نئی فکری وسعت دینے والا شاعر پروفسر سید ریاض حسین زیدی نے مجید امجد کے فنی سطر اور ادبی خدمات پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے زندگی، انسان، فطرت اور معاشرتی رویوں کو منفرد شعری بصیرت کے ساتھ پیش کیا۔ ان کی شاعری اپنے عہد کے مسائل کی عکاسی کے ساتھ انسانی احساسات کی گہری ترجمانی بھی کرتی ہے۔

کائنات کا شعور بھی۔
 نظم کو نئی فکری وسعت دینے والا شاعر پروفسر سید ریاض حسین زیدی نے مجید امجد کے فنی سطر اور ادبی خدمات پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے زندگی، انسان، فطرت اور معاشرتی رویوں کو منفرد شعری بصیرت کے ساتھ پیش کیا۔ ان کی شاعری اپنے عہد کے مسائل کی عکاسی کے ساتھ انسانی احساسات کی گہری ترجمانی بھی کرتی ہے۔

جب مجید امجد کی نظم محفل میں گونجی

حصوں کو مربوط رکھا اور مقررین کو گفتگو کے لیے مدعو کرتے ہوئے نشست کے ادبی سلسلے کو برقرار رکھا۔
 مجید امجد کو یاد کرنا اپنے عہد کو پڑھنا ہے مجید امجد کی شاعری کا سب سے خوبصورت پہلو شاید یہی ہے کہ وہ ہمیں ماضی کی طرف لے جاتے ہوئے حال کے سوالات سے دوچار کر دیتی ہے۔ ان کی نظموں میں شہر موجود ہے تو آج کا بڑھتا ہوا شہر بھی دکھائی دیتا ہے؛ درخت موجود ہیں تو آج کے کہوتے درختوں کا دکھ بھی محسوس ہوتا ہے، تنہائی موجود



مجید امجد کو یاد کرنا، اپنے عہد کو پڑھنا ہے

بلتستان سنجیر احمد عثمانی منصب سنجیلانے پر مبارکباد پیش کر رہے ہیں